

رسالة السيد محمد الدبر الابرار

تحقیق دین نوالہ کے نزدیک اسلام ہی ہے،

کتاب

جمال المسائل

مصنف

علامہ حافظ عبدالحکیم خطیب جامع مسجد تاج التبیحکوال

3197

جامعہ الوار الاسلام غوثیہ رضویہ لائن پارک چکوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

تَحْقِیْقِ دِیْنِ تُو اللّٰهِ كِے نَزْدِیْكَ اِسْلَامُ هِے

جمال المسائل

مُصَنَّف

عَلَمَةُ حَافِظِ عَمِیدِ اَحْمَدِیِّ خَطِیْبِ جَامِعِ مَسْجِدِ حَیَا النَّبِیِّ حَكِیْمِ

نَاشِر

جَامِعَةُ النُّوَارِ الْاِسْلَامِ غَوْثِیَّةِ رَضَوِیَّةِ لائِنِ پَارِکِ حَكِیْمِ

مِلنہ
پاکستان
جَامِعَةُ النُّوَارِ الْاِسْلَامِ غَوْثِیَّةِ رَضَوِیَّةِ مَحَلَّةِ لائِنِ پَارِکِ حَكِیْمِ
تَنْوِیْرِ سٹِیْشَنْرِی مَارِٹ سِرْگُوْدھَارُوڈ حَكِیْمِ

حمد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں !!

نام کتاب ~~86434~~ جمال المسائل

مصنف ————— مولانا عبد الحلیم خطیب جامع مسجد حیات النبی چکوال

بار اول

86434

تعداد ۱۰۰۰

طابع احمد حسن واسطی

مطبع گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا

قیمت ۱۲ روپے صرف



انتساب



میں اس تالیف کو جناب حضرت
 علامہ الحاج حافظ محمد مطلوب الرسول صاحب
 سجادہ نشین اللہ شریف سے منسوب
 کرنے کی سعادت کرتا ہوں۔
 یہ چشمہ فیض دائم رکھ دیا
 ہے جس تھیں فیض لوکاں عام پایا

حافظ عبد الحلیم

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱	نماز کی اہمیت و فرضیت	۱
۷	نماز نہ پڑھنے کی برائی	۲
۱۰	بے نماز کی نحوست	۳
۱۰	نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۴
۱۳	نماز باجماعت نہ پڑھنا	۵
۱۵	نماز شروع اور خضوع کے ساتھ پڑھنا	۶
۱۹	درود شریف کے فضائل اور اہمیت	۷
۲۶	درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے	۸
۳۱	ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت	۹
۳۱	ہر محفل کے اختتام کے وقت درود شریف کا پڑھنا	۱۰
۳۱	دعا کرتے وقت درود شریف پڑھنا	۱۱
۳۲	نماز کے بعد دعا سے پہلے درود شریف کا پڑھنا	۱۲
۳۳	نماز تراویح میں بیس رکعت کا ثبوت	۱۳
۳۹	نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت	۱۴
۴۹	ایصالِ ثواب کا ثبوت	۱۵
۵۱	توحید و شرک	۱۶

تعارف

میرے عزیز حافظ عبدالحلیم صاحب نے زیر بحث مسائل کی عمدہ وضاحت کے بعد سیر حاصل روشنی پائی ہے کوشش کی گئی ہے کہ حتی الامکان کوئی پہلو تشذیب تکمیل نہ رہے قرآن و سنت کے دلائل سے اس کتابچہ کو مزین کر دیا گیا ہے بزرگان دین کے اقوال و اعمال سے بھی خوشہ چینی کی گئی ہے تاکہ پاکستان امت کی حیات طیبہ کا نمونہ بھی پیش نظر رہے اللہ تعالیٰ ان کی سعی و محنت کو مقبولیت سے سرفراز فرمائے آمین .

حافظ عبدالحلیم صاحب کی شخصیت اہل علاقہ و چکوال کے لئے محتاج تعارف نہیں مختصر یہ کہ حفظ قرآن کے بعد درس نظامی میں سند فراغت حاصل کی اور اپنے افاضل اساتذہ کرام سے داد تحسین وصول کیا ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد رشد و ہدایت اشاعت علوم اور درس و تدریس کو اپنا شعار بنا کر اپنی مستعار زندگی خدمت دینی کے لئے وقف کر دی ان کا ادارہ اپنے اندر گونا گوں وصف و حمیدہ لئے ہوئے ہے . شب و روز قرآن پاک کی گونج سنائی

دیتی ہے یہاں قرآن پاک کی تعلیم بڑے اہتمام سے دی جاتی ہے۔ دور نزدیک والے طلباء علم سے بہرہ ور ہوتے ہیں سند فراغت کے بعد یہی حضرات جذبہ ایمان سے مالا مال اور ذوق دین سے سرشار ہو کر اپنے دین و مسک کے لئے ہر وہ ماہ ہو کر چلتے ہیں کئی بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہِ راست پر لانے کا سبب بنتے ہیں۔ ایک طالبِ حق کا مقصد حیاتِ یہی ہونا چاہیے کہ مقصود یقین متعین کرے ہر مادی خواہش کو اپنے مولیٰ کی مرضی پر قربان کرتے ہوئے اپنی زندگی کا مقصد وحید صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا بنائے۔

۱۔ میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
 میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے مسلمان
 وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

والسلام

محمد مطلوب الرسول

لله شريف

اظہارِ خیال

محترم مولانا عبدالحلیم صاحب کی پیش نظر تالیف ایک انتہائی مفید اور موثر کاوش ہے مولانا نے موصوف نے ازراہ عنایت اس کا مسودہ مطالعہ کے لئے مجھے عنایت فرمایا تو عنوانات دیکھ کر مجھے خیال گزرا کہ یہ موضوعات ایسے ہیں جن پر ازراہ ثواب بھی اور ازراہ ضرورت بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے مزید کچھ لکھنا کھینچنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

لیکن جیسے جیسے میں مطالعہ کرتا چلا گیا تحریر کا انداز اور مسائل کی ترتیب دل و دماغ کو مسحور کرتی چلی گئی اور میرا خیال و ہم باطل میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ نماز کی اہمیت فاضل مؤلف نے بہت ہی موثر انداز میں اجاگر کی ہے۔

سے اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

مولانا عبدالحلیم صاحب موضع کھوکھر زیر کے رہنے والے ہیں تعلیم چکوال کی ایک قدیم دینی درسگاہ اشاعت العلوم میں حاصل کی ادارے کے ناظم جناب مولانا حافظ غلام ربانی صاحب مظاہر کے فیض صحبت نے موصوف کو دین کے لئے اخلاص، اخلاق اور ورد ارزانی فرمایا۔ جناب ناظم صاحب نے جناب عبدالحلیم صاحب

کو چکوال کے ہی ایک محلے رلائن پارک میں ایک مسجد میں بطور خطیب
متعین فرمایا جہاں موصوف ایک عرصے سے خدماتِ دین سرانجام دے
رہے ہیں آپ نے ایک دینی مدرسہ بھی اسی مسجد سے متصل قائم
فرمایا ہے جہاں سے بیسیوں طلباء قرآنی تعلیمات سے مالا مال ہو کر
اجازتِ تدریسی حاصل کرتے ہیں، آپ کی مسجد میں متعدد محافل کے انعقاد
کے علاوہ ایک شاندار سالانہ جلسہ بھی منعقد ہوتا ہے جس میں ملک کے
نامور لغت خواں اور علماء و مقررین حصہ لیتے ہیں جس کی صدارت مولانا
عبدالحلیم صاحب کے پیرومرشد حضرت علامہ الحاج حافظ محمد مطلوب الرسول
صاحب نقشبندی سجادہ نشین لہ شریف فرمایا کرتے ہیں اگر یہ کہا جائے تو یہ
بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کا تعلق ایک غیر علمی اور
زمیندار خاندان سے ہونے کے باوجود علماء کی صف میں ایک قابل
لمحاطہ مقام و مرتبہ حاصل کر لیا یہ فیضِ نظر ہے آپ کے مرشد گرامی قدر کا
یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمعیل کو آدابِ فرزندِ
اللہ سے دعا ہے کہ مؤلف موصوف کو علم و عمل زیادہ سے زیادہ سونخ
استقامت اور عکھ حاصل ہو اور آپ وقت کی اہم دینی ضروریات کو پورا
کرنیکی کوشش فرماتے رہیں۔

ع ایں دعا از من و از جسد جہاں آ میں باد
(ناچیزہ، قاری عبید اللہ ماشی)

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي نَصَّطَفَى
 أَمَا بَعْدُ فَأَهْوُذُ بِإِلَهِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز کی اہمیت و فرضیت

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ط ترجمہ ۱۔ نماز قائم کرو

اور زکوٰۃ دو (القرآن)

نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری اور باطنی کے ساتھ ادا کرو۔ نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنت نبوی کے مطابق تمام ارکان بجالائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو خضوع و خشوع میں ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیت طاری ہو یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ کَانَكَ تَرَاهُ گویا تو اپنے معبود کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم از کم اتنا ضرور ہو کہ فَانِئِ يَبْرَأكَ کہ تیرا رب تو تجھے دیکھ رہا ہے اس ذوق و شوق سے ادا کی ہوئی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا ہے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے
 وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا

ترجمہ ۱۔ اور وہ حکم دیا کرتے تھے اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے

اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ
تھے (القرآن)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ انسان کو تبلیغ کا آغاز گھر والوں
سے کرنا چاہئے حضور نبی مکرم نورِ محبت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی
حکم ملا کہ اے محبوب پہلے اپنے رشتہ داروں کو عذابِ الہی سے
دُرائیے دوسری جگہ ہے اے مسلمانوں اپنے اہل خانہ کو آتشِ
جہنم سے بچاؤ۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

ترجمہ:- اور حکم دیجئے اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی
پابند رہیے۔ (القرآن)

نماز خزاں رحمت کی کلید ہے جب انسان اللہ کی بارگاہِ اقدس
میں حاضر ہوتا ہے تو باری تعالیٰ اس پر رحمت کے دروازے
کھول دیتے ہیں اس کی طبیعت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور
اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اگر ہم اس حقیقت کو ذہن نشین
کر لیں کہ نماز سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں ابراہیمؑ اگر برتا
ہے مصیبتوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھے جاتے ہیں جہنم کی
آگ سے نجات ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے
تو زندگی کے قیمتی لمحات ہرگز ذکرِ الہی اور عشقِ رسولؐ سے محروم نہ
رکھیں۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِمَ وَعَلِمَ الْاِيْمَانِ الصَّلَاةُ وَالْمَوْثِقَةُ (اصول)

ترجمہ: ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی علامت نماز، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ایک آدمی سے ایک گناہ ہو گیا بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ حکم نازل ہوا۔ نماز قائم کرو دن کے کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے مذکورہ آدمی نے اپنا گناہ معاف ہوتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ مغفرت میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں بلکہ میری ساری امت کے لئے ہے (حوالہ)

معلوم ہوا اگر آدمی سے گناہ ہو جائے اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صدقِ دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور سینے کو منور فرمادیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ لَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَسْحَبُ اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا رَشْوَةً

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا کو فرماتے سنا تاؤ کہ اگر تمہارے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو وہ ہر روز

پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو کہ اس کی میل سے کچھ باقی رہ جائے گا انہوں نے عرض کیا کہ اُس کی میل سے کوئی شے باقی نہیں رہے گی فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے۔ نبی پاک کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

حضرت ابو دردا فرماتے ہیں کہ جب آندھی چلتی تو آپ فوراً مسجد میں تشریف لاتے جب تک آندھی بند نہ ہو جاتی مسجد سے باہر نہ نکلتے اسی طرح جب سورج گرہن یا چاند گرہن ہو جاتا تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ جب بندے پر تکلیف آجائے بندہ اللہ کے گھر میں پہنچے۔ نماز پڑھے اللہ کو یاد کرے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر ط القرآن
ترجمہ ۱۔ بے شک نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے
یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہذا جو شخص نماز کا پابند ہے اور اس
کو اچھی طرح ادا کرتا ہے یقیناً وہ ایک نہ ایک دن ان برائیوں کو
ترک کر دیتا ہے جس میں وہ مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک انصاری جو ان نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت
سے بکیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا آپ سے اس کی شکایت کی گئی
فرمایا! اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ

بہت ہی قریب زمانے میں اُس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حنّٰ نے فرمایا جس کی نماز اس کو بے حیائی اور مہنوت سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کو سب عبادتوں سے نماز پیاری اور محبوب ہے اسی لئے امیر و غریب، شاہ و گدا، سب پر نماز فرض ہے بخلاف زکوٰۃ و حج کے جو صرف صاحب نصاب لوگوں پر فرض ہے جو صاب نصاب نہیں ان پر فرض نہیں۔ پھر نماز سفر ہو یا حضر ہو، گرمی ہو یا سردی ہو، بیماری ہو، خطرہ ہو یا امن ہر حال میں فرض ہے بخلاف روزے کے کہ وہ مسافر پر نہیں اور حج خطرے کی صورت میں فرض نہیں نیز اتنی پیاری عبادت ہے کہ بلوغ کے بعد تمام رات حیات میں فرض ہے اور وہ ہر روز بلا ناغہ پھر ایک دفعہ نہیں بلکہ ۵ مرتبہ بخلاف زکوٰۃ کے کہ وہ سال کے بعد فرض ہوتی ہے اور روزے سال کے بعد اور حج ساری عمر میں ایک مرتبہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز خدائے قدوس کو بہت محبوب ہے اور باقی عبادتوں سے زیادہ اہم ہے اسی لئے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے اَقِمْ وَاذْكُرْ الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ط

ترجمہ:- نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو (القرآن)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ مومن کی ظاہری نشانی نماز پڑھنا ہے اور نماز چھوڑنا مشرک کی علامت ہے امام شعرانی

رحمۃ اللہ علیہ نے کشف القمہ میں فرمایا ہے کہ خلفائے راشدین چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے مگر نماز کے ترک کو اللہ جل جلالہ کو نماز اس قدر محبوب ہے کہ اس نے سب احکام میں پر فرض فرمائے مگر جب نماز کا وقت آیا تو اپنے محبوب کو اپنے پاس مقام مقدس میں بلایا اور آپ کی امت پر نماز فرض فرمائی۔ سبحان اللہ کیا شان ہے نماز کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پیارا ہے فرمایا اسے وقت پر نماز پڑھنا۔ قرآن و احادیث اور فرمودات اصحابہ کرام علیہم اجمعین سے نماز کے جو بے پناہ فوائد معلوم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر عمل پیرا ہو کر نار جہنم سے نجات پانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نماز نہ پڑھنے کی بُرائی

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هِمْ حَلْفٌ أَصَاغُوا الصَّلَاةَ
وَ اتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا.

ترجمہ ۱۔ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں بھی جا سکتے ہیں گے (القرآن)

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نمازوں میں سستی تمام گناہوں کی جڑ ہے اس سستی کی کئی صورتیں ہیں۔ نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا بلا وجہ بغیر جماعت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا، ریاکاری سے پڑھنا ۲۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کنویں کا منہ کھول دیتے ہیں جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے اللہ پاک نے فرمایا کَلَّمَا نَجَّيْتُ

ذُنُوبُهُمْ سَعِيرًا.

جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور زیادہ بھڑکا دیں گے یہ کنواں بے نمازوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

جو جنتوں میں ہوں گے اہل جنت پوچھیں گے مجرموں سے کہ کس جرم نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اور مسکین کو کھانا بھی نہیں کھلایا کرتے تھے (القرآن)

اہل جنت دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں کس جرم کے بدلے میں جہنم کے دردناک عذاب میں داخل کیا گیا وہ جواب دیں گے ہمارے دو قصور تھے جن کی ہم یہ سزا بھگت رہے ہیں اپنے رب کریم کو سجدہ نہیں کرتے تھے اکڑے اکڑے رہتے تھے۔ کبھی بھولے سے بھی۔ یہ خیال نہیں آتا تھا کہ جس کریم کے کرم کے صدقے یہ زندگی، عزت و آرام سے گزر رہی ہے اسے سجدہ بھی کرنا چاہیے۔ اس کی عبادت بھی ضروری ہے اور دوسری غلطی ہم سے یہ ہوئی کہ خود تو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھایا کرتے لیکن غریبوں مسکینوں کی ضرورت کی طرف توجہ ہی نہ دیتے وہ ہمارے پڑوس میں کئی کئی روز بھوکے بھگتے رہے ہم نے کبھی ان کی پرواہ تک نہ کی ذرا خیال کرو کہ نماز جو تمام عبادتوں سے اعلیٰ و ارفع ہے اس کا تارک اور فقراء مسکین کی ضروریات زندگی سے غفلت برتنے والا یکساں عذاب و سزا کے مستحق ہیں۔

اسلام انسان کی معاشی ضروریات کی بہم رسانی کا کتنا خیال رکھتا ہے۔ جس روز پردہ اٹھایا جائے گا۔ ایک ساق سے تو

ان کو سجدے کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ندامت سے ٹھکی ہوں گی ان کی آنکھیں ان پر ندامت چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں بلایا جاتا تھا سجدے کی طرف۔ جبکہ وہ صحیح سلامت تھے۔

قیامت کے دن ہر شخص جلالِ خداوندی سے کانپ رہا ہوگا دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے ایمان اور کفر میں فرق کرنے کے لئے حکم دیا جائیگا کہ سجدہ کرو جن کے دلوں میں ایمان ہوگا وہ تو فوراً سر بسجود ہو جائیں گے۔ لیکن کافر اور منافق بہت زور لگائیں گے کمر اکڑ جائے گی۔ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

آج وہ سجدہ کرنے سے کیوں محروم کر دیئے گئے اس کی وجہ بتادی کہ دنیا میں وہ صحیح سالم تھے انہیں کہا گیا کہ سجدہ کرو لیکن سجدے کی توفیق نہ ہوئی۔ اس حکم عدولی کے بدلے میں آج ان سے سجدہ کرنے کی قوت سلب کر لی گئی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے گا وہ نماز اس کے لئے قیامت کے روز نور، برہان اور نجات ہوگی اور جو شخص اس پر حفاظت نہ کرے گا تو نماز اس کے لئے نہ نور نہ برہان اور نہ نجات ہوگی اور وہ شخص قارون و فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں ان کو نماز پڑھنے کا حکم

دو۔ جب دس برس کے ہوں تو نماز نہ پڑھیں تو ماروا اور لتوں میں ان کو الگ کر دو۔

حضرت عبداللہ شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے سوائے نماز کے۔

علامہ سفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

بے نماز کی نحوست

ایک بزرگ سفر کرتے ہوئے دریا کے کنارے

پہنچے دیکھا تو دریا کی مچھلیاں ایک دوسرے کو کھا رہی ہیں خیال کیا کہ دریا میں بھی قحط سالی کا اثر پیدا ہو گیا ہے آواز آئی۔ یہاں ایک بے نمازی آیا اس نے دریا کا پانی منہ میں ڈالا پانی کھارا تھا واپس دریا میں ڈال دیا اس کی نحوست کی وجہ سے مچھلیاں ایک دوسرے کو کھا رہی ہیں ذرا غور فرمائیے کہ بے نماز کی نحوست سے دریا کی مخلوق کو کتنی ایذا پہنچی، رب ذوالجلال مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے

نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

وَرَكْعَتَا مَعَ رَاكِعِينَ

ترجمہ: رکوع کرو رکوع

کرنے والوں کے ساتھ (القرآن)

جماعت کے بارے میں صیغہ امر وارد ہے اور امر واجب کے لئے ہوتا ہے اس لئے محقق مذہب کے نزدیک ہر عاقل بالغ قادر پر باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

۱. ابن عمر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، با
جماعت، نماز پڑھنا، تمہا پڑھنے سے ستائیں درجے بڑھ
کر ہے (الحديث)

۲. حضرت انس بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا ارشاد
گرامی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن باجماعت
نماز پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ
دی جاتی ہیں۔ ایک آزادی دوزخ سے دوسری آزادی نفاق
سے (الحديث)

۳. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سرور کون
و مسکن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عشا باجماعت
پڑھے اس کو نصف رات کے قیام عبادت کا ثواب
ہے اور عشاء اور فجر باجماعت پڑھے تو اس کو ساری رات
کے قیام عبادت کا ثواب ملتا ہے معلوم یہ ہوا کہ جو باجماعت
نماز پڑھے اس کا چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، کام
کرنا سب عبادت ہیں۔

۴. ایک دفعہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چار سو
اونٹ اور چالیس غلام چھدی ہو گئے نبی پاک صلی اللہ علیہ
وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اللہ کے پیغمبر نے ابو بکر
صدیقؓ کو پریشان دیکھا تو پوچھا کیا وجہ ہے۔ ابو بکرؓ نے

چوری کا واقعہ سنایا، نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا میں نے خیال کیا شاید ابو بکر کی تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے جس کی وجہ سے پریشان نظر آ رہے ہیں ابو بکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اولیٰ کا فوت ہونا بڑا نقصان ہے فرمایا اگر کسی کے اتنے اونٹ ہوں جن سے ساری زمین بھر جائے اور وہ سب مر جائیں اتنا افسوس نہ ہوگا۔ جتنا تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے کا ہے۔

مذکورہ واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تکبیر اولیٰ کا بڑا مقام ہے آپ کا امتی ہونے کی حیثیت سے نماز باجماعت میں کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیے جیسا کہ موجودہ دور میں ہمیں احساس تک نہیں ہوتا کہ نماز صلاخ ہو رہی ہے اور ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور جواب دینا ہے۔

۵۔ ایک دن فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلیمان بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبح کی نماز میں نہ دیکھا آپ ان کے مکان پر چلے گئے سلیمان کی والدہ سے پوچھا کہ آج سلیمان صبح کی نماز میں حاضر نہیں تھا آپ کی والدہ نے جواب دیا ساری رات نماز پڑھتا رہا آخری حصے میں نیند غالب آگئی اور سو گیا ہے فاروق اعظم نے فرمایا صبح کی نماز باجماعت پڑھنا ساری رات کی عبادت سے افضل ہے

راہن ماجہ

۶. فاروقِ اعظمؓ سے ایک دن جماعت چھوٹ گئی تو آپ بڑے پریشان ہوئے اور ایک لاکھ درہم کی زمین صدقہ کی۔
 ۷. حضرت عبداللہ بن عمر کا یہ طریقہ تھا جس دن جماعت چھوٹ جاتی اسی دن روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔
 ۸. اسلاف کا دستور تھا کہ جب کبھی تکبیر اولیٰ آپ سے چھوٹ جاتی تو تین دن تک اپنے آپ پر افسوس کرتے رہتے۔ اگر کبھی جماعت سے رہ جاتے تو پورا ہفتہ افسوس میں گزار دیتے۔
 (احیاء العلوم) اللہ تعالیٰ ہمیں نمازِ باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

حضرت عبداللہ ابنِ اُمّ مکتوم
 نمازِ باجماعت نہ پڑھنا

شک مدینہ منورہ میں زہریلی جانور اور درندے بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں کیا آپ مجھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے رخصت دیتے ہیں فرمایا کیا تو اذان سنتا ہے عرض کیا ہاں فرمایا پھر حاضر ہو اور رخصت نہ دی۔

اسے ایمان والو اس حدیث میں غور کرو کہ ابنِ اُمّ مکتوم نابینا صحابی ہے مدینہ منورہ میں سانپ اور بچھوؤں کی کثرت ہے راستہ خطرناک ہے آنکھوں سے معذور ہے اجازت مانگ رہا ہے کہ گھر میں نماز پڑھوں لیکن ان کو بھی اجازت نہیں ملتی

آج ہم بھی ہیں جماعت کی پابندی نہیں کرتے سوچو کہ رسول اللہ
ہم پر کتنے ناراض ہوں گے اور کل روزِ حشر کو ہم کون سا منہ
لے کر سرورِ کونین کے سامنے جائیں گے۔

۲. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے۔ بے شک میں ارادہ کرتا ہوں کہ بکڑیوں کے
جمع کرنے کا حکم دوں جب وہ اکٹھی ہو جائیں تو نماز کو پس اس
کے لئے اذان دی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز
پڑھائے پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے
اور ان کے گھر جلاؤں۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں نبی کریم نورِ مجسم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو
میں گھروں کو جلانے کا حکم دیتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسلمانو۔ نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کتنے
رؤف و رحیم ہیں، یارو کتنے کریم ہیں۔ مگر جماعت سے نماز نہ
پڑھنے والوں پر اتنی ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں اللہ پاک سب
مسلمانوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھنا

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
خَشِعُونَ ط

ترجمہ ۱۔ بے شک دونوں جہان میں بامراد ہو گئے ایمان
والے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔
والقرآن

نماز میں خشوع کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنی ساری توجہ نماز
میں مرکوز کر دے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے منہ پھیرے اور وہ
اپنی زبان سے جو تلاوت اور ذکر کرتا ہے ان کے معنی ہیں غور و تدبر
کرے اس کے علاوہ اس کے ظاہری آداب بھی ہیں کہ نگاہ سجدہ گاہ
پر مرکوز رہے دائیں بائیں مڑ کر نہ دیکھے۔ آگے پیچھے جسم کو حرکت
نہ دے۔ اپنی انگلیاں نہ چٹخائے۔ اپنے کپڑوں کو نہ سمیٹتا رہے
سجدے میں جائے تو اپنی سجدے کی جگہ کو ہاتھوں سے صاف نہ
کرتا رہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی آخر الزمان نے ایک آدمی کو دارمی
سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یعنی اگر اس شخص کے دل میں عجز و نیاز
ہوتا تو اس کے ظاہری اعضاء بھی اظہار عجز کرتے۔

حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں نبی کریمؐ رؤف رحیم صلی اللہ علیہ

و سلم نے فرمایا بڑا چور ہے وہ جو نماز کی چوری کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کی کس طرح چوری کرتا ہے۔ فرمایا وہ نماز کے رکوع و سجود کو تمام نہیں کرتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ منافق کی نماز ہے کہ سوزج کا انتظار کرتا رہے جبکہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آ جاوے تو کھڑا ہو اور چار چوٹیں مارے اس میں تھوڑا سا اللہ کا ذکر کرے اس حدیث پاک سے پتہ چلا ہے وقت نماز پڑھنا ہستی سے پڑھنا اور جلدی جلدی مرغ کی طرح چوٹیں مارنا اور تھوڑا سا ذکر خدا کرنا یہ مسلمانوں کی نماز نہیں بلکہ ایک منافق کی نماز ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے باتیں کرتے ہوئے تھے لیکن جب نماز کا وقت آ جاتا تو نہ وہ ہمیں پہچانتے اور نہ ہم ان کو پہچانتے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ہم پر طاری ہو جاتی تھی رکیمیا سعادت، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ کے بدن پر لرزہ شروع ہو جاتا اور رنگ تبدیل ہو جاتا فرماتے اب اس امانت کے اٹھانے کا وقت آ گیا ہے کہ ساتوں آسمان اور زمینیں اس کو نہ اٹھاسکیں رکیمیا سعادت، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں کھڑے

ہوتے تو ایسے کھڑے ہوتے جیسے ایک سوکھی لکڑی ہیں۔

رغنیۃ الطالبین،

حضرت حاتمِ اصم رضی اللہ عنہ سے کسی نے ان کی نماز کی کیفیت پوچھی تو کہنے لگے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو وضو کے بعد اس جگہ بیٹھتا ہوں کہ جہاں نماز پڑھوں تھوڑی دیر بیٹھتا ہوں کہ بدن کے تمام حصوں میں سکون پیدا ہو جائے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اس طرح کہ بیت اللہ کو اپنی نگاہ کے سامنے سمجھتا ہوں اور پھر اس کو پاؤں کے نیچے کھڑا ہوا خیال کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ آخری نماز ہے اس کے بعد پورے خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا ہوں اور اس کے بعد امید اور ڈر کے درمیان رہتا ہوں کہ نامعلوم قبول ہوئی یا نہیں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ غزوة بدر کی رات میں نے دیکھا ہم سب سو گئے تھے مگر خدا کے رسولؐ ساری رات نماز میں مشغول رہے صبح تک نماز اور دعائیں لگے رہے۔ تفسیر ابن جریر میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ بھوک کے مارے پیٹ کے درد سے بے تاب ہو رہے ہیں آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں درد ہے عرض کیا یا رسول اللہؐ درد ہے آپ نے فرمایا اٹھو نماز شروع کر دو اس میں شفا ہے۔

ایک رات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ایک مہمان آیا آپ نے اپنے چوہارے کے پرنا لے کے نیچے اس کا بستر بچھایا اور خود چوہارے کی چھت پر چڑھ کر سو گئے جب نماز تہجد کا وقت ہوا تو نماز تہجد میں مشغول ہو گئے اور سجدے میں اتنے روئے کہ آنسوؤں سے پرنا لہ جاری ہو گیا اور جب سوئے ہوئے مہمان پر یہ آنسو کے قطرے گرے اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خیال کیا کہ بارش شروع ہو گئی ہے جب اوپر نگاہ اٹھائی تو بادل کا نشان تک نہیں جب چوہارے پر چڑھ کر دیکھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سجدے میں پڑے ہوئے رو رہے اور پھٹک رہے ہیں جیسا کہ ذبح کیا ہوا پرندہ پھٹتا ہے۔

قرآن و حدیث اور احکامِ بزرگانِ دین کا بغور مطالعہ کرنے سے مناز میں خشوع و خضوع کی اہمیت کی ایک روشن جھلک نمایاں ہوتی ہے اور اس کے رتبہ سے انسان روشناس ہوتا ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے میں بھی احکامِ خداوندی اور فرمانِ نبوی کے مطابق نمازِ خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔



درود شریف کے فضائل اور اہمیت

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يَصلُّونَ عَلٰى النَّبِىِّ يَا اَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (القرآن)

ترجمہ :- تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس
نبی پر اسے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو
قرآن کریم میں رب ذوالجلال نے بہت سے احکامات ارشاد
فرمائے یعنی نماز، روزہ حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بہت سے انبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفتیں اور تعریفیں بیان فرمائیں اور ان کے
بہت سے اعزاز و اکرام بھی ارشاد فرمائے لیکن کسی کو یہ اعزاز و
اکرام نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں اور تم بھی کرو۔ یہ اعزاز
صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہ نے
صلوٰۃ کی نسبت پہلے اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں
کی طرف اور اس کے بعد صاحب ایمان مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ
اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور تم بھی بھیجو۔ اب اس آیت
کریمہ کی شان کو سمجھیں کہ اس آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ درود
کے تین فاعل ہیں۔ اللہ تعالیٰ، فرشتے، صاحب ایمان مسلمان

سب صلوة کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کی تعریف و ثنا کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کے ذکر کو بلند کر کے اس کے دین کو غلبہ دے کر اور اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کے اس دنیا میں حضور کی عزت و شان بڑھاتا ہے اور روزِ محشر امت کے لئے حضور کی شفاعت قبول فرما کر اور حضور کو بہترین اجر و ثواب عطا کر کے اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین اور آخرین کے لئے حضور کی بزرگی کو نمایاں کر کے اور تمام مقربین پر حضور کو سبقت بخش کر حضور کی شان کو ظاہر فرماتا ہے اور جب صلوة کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوة کے معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے محبوب کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔

جب صلوة کی نسبت اللہ کے بندوں کی طرف ہو تو اس کے معنی رحمت ہے یعنی اللہ تعالیٰ سجدے سے اس کے محبوب پر درود و سلام بھیج کر اللہ سے رحمت حاصل کرتے ہیں اور اپنے درجات میں بلندی پاتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
من صلی علیّ واحدہ صلی اللہ علیہ عشا

ترجمہ ۱۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس

پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے وہ کتنا خوش نصیب اور
 عظیم المرتبت ہے جس پر حق تعالیٰ رحمت اور برکت نازل
 فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بے شمار
 فضائل ہیں مختصراً درج ذیل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ علیہ مدارج النبوت شریف میں
 فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ
 کی آنکھوں سے خوشی و مسرت نمایاں تھی اور آپ کا چہرہ انور
 پر مسرت تھا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ کے رخ انور
 میں خوشی و مسرت کی لہرتا ہاں ہے کیا سبب ہے فرمایا جبرائیل
 آئے اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو یہ
 پر مسرت نہیں بناتا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو آپ کا اہمستی آپ پر ایک
 مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں
 اور ایک روایت میں مطلق آیا ہے کہ جو بندہ آپ پر صلوٰۃ و سلام
 بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے گویا مقصود اس
 جگہ بیان مطلق ہے ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں
 چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں تو اپنے لئے دعا کرنے کے مقابلے
 میں آپ کے لئے کتنی مقدار میں بھیجوں فرمایا جتنا چاہوں میں نے عرض

کیا چوتھائی . فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور
 بہتر ہے عرض کیا نصف فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے
 لئے اور زیادہ بہتر ہے عرض کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ
 کرو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے عرض کیا پھر تو میں اپنی تمام دعا کے
 بدلے آپ پر درود ہی بھیجوں گا فرمایا اذّاٰ یٰکفیٰ ھمک و یعف
 ذنبک .

ترجمہ : تو یہ درود تمہارے سارے رنج و غم کو کافی ہے اور
 تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا (مدارج النبوة)
 مشکوٰۃ شریف میں موجود ہے نبی کریمؐ نے فرمایا قیامت میں
 مجھ سے زیادہ قریب وہ ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے
 گا .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ
 مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پڑھے
 گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا .

حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے
 پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے .

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ علیہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول

86334 ~~68888~~

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو پانی سے بچھانے سے زیادہ مؤثر و کارآمد ہے اور حضور پر سلام پیش کرنا، غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس جگہ ایک نکتہ یہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، درود بھیجنے والے پر رحمت کے نزول کو واجب کرنے کا حکم رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں جتنا بھی مبالغہ کیا جائے گا اتنا ہی اس پر رب العزت کی بارگاہ سے فیضان و نزول رحمت زیادہ ہوگا بعض مشائخ و صحبت کرتے ہیں کہ سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد کو پڑھے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجے اور فرماتے ہیں کہ قل ھو اللہ احد کی قرأت خدائے واحد کی معرفت کراتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت حضور کی صحبت و معیت سے سرفراز کرتی ہے اور جو کوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجے گا یقیناً اُسے خواب یا بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی جیسا کہ شیخ احمد بن ابوبکر محمد اپنی کتاب میں شیخ مجددین فیروز آبادی سے ان اسناد کے ساتھ جو شیخ مذکور کو ملی ہیں روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت شبلی قدس سرہ حضرت ابوبکر مجاہد

کے پاس گئے یہ اپنے زاد کے امام اور علمائے وقت میں
سے تھے حضرت ابو بکر مجاہد نے کھڑے ہو کر ان کا اعزاز و اکرام کیا
اور معافی کر کے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا
کہنے لگے یا سیدی شبلی کا آپ ایسا احترام و اعزاز فرما رہے ہیں
حالانکہ آپ اور بغداد کے تمام لوگ انہیں مجنون کہتے ہیں فرمایا میں
نے یہ اعزاز اپنی طرف سے نہیں کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں فرماتے دیکھا ہے ویسا ہی کیا ہے کیونکہ جب
حضرت شبلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو
حضور انہیں دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے معافی فرمایا اور دونوں آنکھوں
کے درمیان بوسہ دیا اس پر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شبلی سے یہ سلوک فرما رہے ہیں
فرمایا ہاں یہ شبلی بعد نماز اس آیت کو پڑھتے ہیں تقد جبار کہ
رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم آخر سورت
تک پڑھتے ہیں اور اس کے بعد مجھ پر تین مرتبہ درود پڑھتے
ہیں صلی اللہ علیک یا محمد ابو بکر کہتے ہیں کہ اس خواب
کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد
کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا (مدارج النبوة)
بیغی نصاب

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے واجب بھی مستحب بھی

سنت بھی۔ مکروہ اور حرام بھی۔ در مختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور علیہ السلام کا اسم بار بار آئے تو صاحب در مختار کے نزدیک توجیب بھی نام پاک پر درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب اور چند موقعوں میں درود پڑھنا مستحب ہے جس کو علامہ شامی نے بیان فرمایا جمعہ کی شب میں اور جمعہ کے دن میں ہفتہ اتوار اور سوموار کے دن اور روزانہ صبح و شام اور مسجد میں آتے جاتے وقت اور نبی کریم علیہ السلام کے روضے کی زیارت کے وقت اور صفامروہ کے پاس اور جمعہ کے خطبے میں مگر خطبہ مننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد ہر دعا کے اول و آخر اور وضو کے وقت اور جب کہ کان میں غائبی آواز آنے لگے جب کوئی چیز بھول جائے اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور فتویٰ لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر ^{مشکل} پر پڑھنے پر سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے۔

جماع کے وقت، پیشاب یا پاخانہ پھرتے ہیں، تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے، پھلنے کے وقت تعجب، ذبح چھینک کے وقت تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔
۱۔ جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی

تبانے کے لئے درود پڑھے، جبکہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی
آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے؟
دشامی،

و اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب نبی کریم کا نام آئے
تو درود پڑھنا جائز ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت میں جب نبی کریم
علیہ السلام کا نام آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے تاکہ قرآن
کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (صاحب شامی،

درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے | مشکوٰۃ شریف میں ہے
کہ حضرت ابو حمید ساعدی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ ہم آپ پر درود شریف کس طرح پڑھیں تو آپ نے وہ درود
تباہ جو نماز میں بعد از التحیات پڑھا جاتا ہے یعنی درود ابراہیمی۔
بعض لوگ اس حدیث کی وجہ سے درود ابراہیمی کے علاوہ درود
شریف پڑھنا ممنوع سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں محدثین جب
کبھی نبی کریم علیہ السلام کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہی درود پاک
پڑھتے ہیں و صلی اللہ علیہ وسلم،

بعض بے چارے نبی کریم علیہ السلام کا نام لکھتے ہیں تو اوپر
۴ یہ لگا دیتے ہیں حالانکہ یہ منع ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
نام مبارک کے ساتھ پورا صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام

لکھنا چاہیے اسی طرح صحابہ کرام کے ساتھ پورا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 لکھنا چاہیے کیونکہ درود پاک میں تخفیف کرنی سخت ناجائز ہے۔ علامہ
 سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جس نے درود شریف میں
 اختصار کیا اس کا نام لکھنا علامہ عطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من کتب علیہ السلام بالہمزة والمیہ یکفر

لذہ تخفیف و تخفیف الا نبیاء کفر

یعنی کسی نبی کے نام پاک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار
 لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کہ یہ بدکارنا ہوا اور معاملہ شانِ انبیاء
 سے متعلق ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان کا بدکارنا ضرور کفر
 ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے
 کہ اقلبا احدی اللسانین قلم بھی ایک زبان ہے۔ صلی اللہ
 تعالیٰ کی جگہ بے معنی صلعم لکھنا ایسا ہے کہ نامِ اقدس کے ساتھ
 درود شریف کے بدلے یوں ہی کچھ الم غلم بننا رفاوی جماعتیہ

ہاں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ درود شریف کون سا پڑھنا چاہیے
 دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں علامہ
 اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے روح البیان میں اس درود شریف کی
 بہت فضیلت اور نفع بیان کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ

حالانکہ یہ درود شریف تبلیغی نصاب میں بھی ہے اسلہ مرعلید
یا رسول اللہ اسلام علیک یا نبی اللہ اسلام علیک
یا خیرة اللہ . اسلام علیک یا حبیب اللہ اسلام
د علیک یا سید المرسلین د تبلیغی نصاب فضائل درود شریف
مولوی حسین احمد مدنی شہاب ثاقب میں لکھتے ہیں چنانچہ وہابیہ
عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ و السلام علیک
یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین سخت نفرت
اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استغرا اڑاتے ہیں . اور
کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان
دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب
دندا کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس
کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاویٰ میں
نقل فرمایا ہے اور مولوی حسین احمد مدنی کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں
وہابیہ ہمیشہ کثرت صلوٰۃ و سلام درود بر خیر الانام علیہ السلام اور
قرأت دلائل الخیرات قصیدہ بردہ . قصیدہ حمزیہ وغیرہ اور اس
کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے وود بنائے کو سخت قبیح و
مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی
طرف منسوب کرتے ہیں . مثلاً

یا اشرف المخلوق مالی من الموزیہ

سواك عند الحلول المحارث العسى

ترجمہ در اسے افضل و مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز

تیرے بر وقت نزول حوارث (شہاب ثاقب)

مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان

دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں

اب غور کیجئے کہ ہمیں تو درود سلام پڑھنے سے منع کیا جاتا ہے اور

خود ہذا کے ساتھ تبلیغی نصاب شہاب ثاقب میں پڑھنے کی تلقین کرتے

ہیں اور نہ پڑھنے والوں کو وہابیہ جیشیہ کہتے ہیں۔ اب نہ جانے وہابیہ

جیشیہ کا لفظ کس پر منسوب کیا جا رہا ہے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

عنه منقول ہے علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی فرماتے ہیں و لمن قول

انهم كانوا يقولون في تحية الصلوة والسلام عليك

يا رسول الله۔

ترجمہ: منقول ہے کہ صحابہ کرام حضور پر تحیہ پیش کرتے ہوئے

کہتے تھے۔ الصلوة والسلام عليك يا رسول الله نسيم

الرياض جلد ۳)

قرآن۔ حدیث اور علماء دیوبند کی تصانیف سے پتہ چلتا

ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کو لفظ ہذا کے ساتھ پکارنا جائز ہے

و نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درود سے اپنے غلاموں کا درود

شریف سننا)

قيل برسول الله صلى الله عليه وسلم اراثيت
 صلوة المصلين عليك ممن غاب عنك و من ياتي
 بعدك ما حائهما عندك فقال اسمع صلوة اهل
 محيتي و اعرفهم و تعرض على صلوة غيرهم
 عرضاً . (دلائل الخيرات)

ترجمہ :- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ سے
 دور رہنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے درودوں کا آپ
 کے نزدیک کیا حال ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہم محبت والوں کے
 درود کو تو خورد سنتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں اور غیر محبت والوں
 کا درود ہم پیش کیا جاتا ہے ۔

علامہ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں فرماتے ہیں کہ حسن بن علیؓ سے
 مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو روٹنے پے در پے آتے ہوئے
 دیکھ کر فرمایا کہ تو اور جو شخص اندلس میں ہو، حضور پر سلام بھیجنے
 کے اعتبار سے بالکل یکساں ہیں ۔

مذکورہ بالا ارشادات نبوی اور روایات صحابہ کرام سے یہ بات
 روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ عشق و محبت کے ساتھ
 پڑھے ہوئے درود و سلام کو حضور خود بھی سنتے ہیں اور پہنچایا بھی
 جاتا ہے اور بغیر شوق کے ساتھ پڑھے ہوئے درود کو فرشتے آپ
 تک پہنچاتے ہیں ۔

ہر محفل اور مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو ان کو عذاب سے چاہے تو بخش دے۔ (رضیہ القرآن)

اور جس مجلس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو تو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت درود شریف کا پڑھنا

حضرت ابو سعید سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعثِ حدیث ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔ (رضیہ القرآن)

حضرت فاروق اعظم سے مروی ہے

دعا کرتے وقت کہ دعا میں جب تک درود نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین و آسمان کے درمیان معلق

رہتی ہے۔ رضیاء القرآن

نماز کے بعد دعا سے پہلے درود شریف کا پڑھنا

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم تشریف فرما تھے جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر درود پاک پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگنے لگا تو حضور نے فرمایا اب مانگ مجھے دیا جائے گا (ترمذی شریف)

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔ حضور نے ارشاد فرمایا اسے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو اللہ کی حمد و ثنا کرو اور مجھ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو۔ پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر نبی کریم علیہ السلام پر درود پڑھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے نمازی اب دعا مانگ قبول ہوگی (ابوداؤد)

تو اس سے یہ ثابت ہوا ہم اہلسنت جو نماز کے بعد ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور قبولیت دعا کا سبب ہے اس لئے نماز کے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا چاہیے
 کیونکہ احادیث سے ثابت ہے۔



نماز تراویح میں رکعت کا ثبوت

تراویح سنت موکدہ ہے۔

روی اسد بن عمرو عن ابی یوسف قال سالت
 ابا حنیفہ عن التراویح وما فعلہ عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فقال التراویح سنۃ موکدہ ولما
 تیخر صہ عمر بن تلقا نفسہ ولما یکن ذیہ مبتد
 عادلم یا مزبہ الا عن افضل الایہ وعظمن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مراقی الفلاح)
 ترجمہ: اسد بن عمرو ابویوسف سے روایت کرتے ہیں کہ ابو
 یوسف نے امام ابوحنیفہ سے تراویح اور حضرت عمر کے فعل
 کے بارے میں پوچھا۔ امام اعظم نے فرمایا کہ تراویح سنت
 موکدہ ہے۔ حضرت عمر نے اسے اپنی طرف سے اختراع نہیں
 کیا اور انہوں نے بغیر اصل صحیح اور فرمان نبوی کے تراویح کا
 امر نہیں فرمایا۔

معلوم یہ ہوا کہ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے اور سنت مؤکدہ وہ ہوتی ہے جنہیں رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دنیا سے پردہ پوشی کے ایک سال قبل صحابہ کے ساتھ رمضان کی تیس پچیس اور ستائیس کی شب کو قیام فرمایا اس کے بعد جب صحابہ جمع ہوئے تو آپ تشریف نہ لائے اور فرمایا مبادہ یہ فرض ہو جائے دبخاری، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ،

امام بخاری ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک یونہی معاملہ رہا پھر ابو بکر کے تمام دور خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی ایام بھی لوگ یونہی الگ الگ تراویح پڑھتے رہے۔

عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رمضان کی ایک شب حضرت عمر کے ساتھ مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگ الگ الگ تراویح پڑھ رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر میں انہیں ایک امام کی اقتدا میں جمع کر دوں۔ پھر جب دوسری رات جب حضرت عمر کے ساتھ گیا تو دیکھا کہ لوگ ابی بن کعب کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمر نے فرمایا نعمت ابدعتہ ہذا

امام عبدالرزاق نے اپنی مصنف اور امام بیہقی نے اپنی

سنن میں روایت کیا ہے .

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم كان

يصلي في رمضان عشرين ركعة سوى الوتر

(شرح وقایہ)

ترجمہ :- حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے علاوہ رمضان میں بیس رکعت پڑھا کرتے تھے . اس حدیث سے بیس رکعت تراویح پر امام ابوحنیفہ اور دوسرے ائمہ مجتہدین نے استدلال کیا ہے اور جب مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ استدلال اس حدیث کی صحت کی دلیل ہوتا ہے . چنانچہ امام عبدالوہاب شعرائی فرماتے ہیں و کفتا صحت الحدیث استدلالاً مجتہد بہ (میزان شریعہ اکبری جلد اول)

ترجمہ :- کسی حدیث کی صحت کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اسے کسی مجتہد نے استدلال کیا ہے روا المختار جلد نمبر ۴ میں موجود ہے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے وہ استدلال اس حدیث کی صحت کی دلیل ہوتا ہے حدیث آثار صحابہ سے مؤید ہے کیونکہ حضرت عمر . حضرت عثمان . حضرت علی اور کثیر اہل صحابہ سے مروی ہے کہ وہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے . امام بیہقی نے اپنی سنن میں سند صحیح کے ساتھ

نقل کیا ہے۔

عن اسائب ابن یزید قال کانوا یقرمون علی
عمرہ عشر فی شہر رمضان بعشرین رکعة
سنن بیہقی جلد ۱۱

ترجمہ :- سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے
زمانے میں لوگ بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے امام
ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

واکثروا صل العلیا علی ما روی عن علی وعمر
وغیرہما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عشرین رکعة جامع ترمذی

ترجمہ :- اکثر اہل علم کا مسلک حضرت علی عمر اور دوسرے صحابہ
کی روایت کے مطابق بیس رکعت تراویح ہے۔
بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابو عبد الرحمن سلیمی سے روایت
کی ہے۔

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ دَعَا الْقُرَاءَةَ فِي رَمَضَانَ رَجُلًا
يُصَلِّي بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَ
كَانَ عَلِيٌّ يُؤْتِرُ بِهِمْ.

ترجمہ :- علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا پھر
ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھاؤ۔ حضرت

علی انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

بیہقی شریف نے حضرت ابوالخاء سے روایت کی اَنَّ
علی ابن ابی طالب امر رجلاً یصلی بالناس خمسہ
ترویجاتٍ عشرین رکعةً۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں پانچ تراویح یعنی بیس رکعت
پڑھائیں۔

عمدة القاری شرح بخاری جلد ۵ میں ہے ابن عبداللہ فرماتے

ہیں بیس رکعت تراویح ہی جمہور علماء کا قول ہے یہ یہی

اور امام شافعی اور اکثر علماء فقہا فرماتے ہیں اور یہ ہی صحیح ہے
ابی ابن کعب سے منقول کہ اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔

طالع علی قاری شرح نقایا میں بیس رکعت تراویح کے بارے

میں فرماتے ہیں، بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اجماع ہے

کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی صحابہ کرام اور سارے

مسلمان حضرت عمر عثمان، علی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بیس رکعت

تراویح پڑھا کرتے تھے۔

علامہ ابن حجر مہیبی فرماتے ہیں، اجماع الصحابة علی

ان التراويح عشرون رکعة۔

تمام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح بیس رکعت

ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فعلیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدين
ترجمہ :- لہذا تم میری اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوط
پکڑو۔

اس حدیث سے معلوم یہ ہوا کہ خلفائے راشدین رضی اللہ
عنہم کی سنت درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وہ
سنت ہے جس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں
شہرت حاصل نہ ہوئی بلکہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں رواج
پذیر اور مشہور ہوئی اور اس بناء پر ان کی طرف منسوب ہونے
لگی چونکہ یہاں اس امر کا گمان تھا کہ کوئی شخص خلفائے راشدین
کی طرف کسی سنت کے منسوب ہونے کی وجہ سے بھی رد قرار
دے اور اُسے بُرا جانے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اپنے خلفائے راشدین کی سنت و طریقہ کی اتباع
کا حکم دیا اور اس کی وصیت فرمائی اور اگر ان خلفائے راشدین
نے اپنے قیاس و اجتہاد سے کوئی بات جاری کی تھی وہ بھی
سنت نبوی صلی اللہ وسلم کے مطابق ہی سمجھی جائے گی۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ نماز تراویح
سنتِ موکدہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھا
دو صدیقی میں بھی ان کو پڑھا گیا۔ حضرت فاروق اعظم نے
تو ان کو باجماعت پڑھنا شروع کیا اس کے بعد دو در عثمانی

میں بھی نماز تراویح میں رکعت پڑھی گئی اور علی المرتضیٰ نے بھی نماز تراویح باقاعدگی سے پڑھی لیکن حیرانی ہے ان صاحب علم لوگوں پر جو خود کو صاحب حدیث کہلانے کے باوجود حدیث کے تارک ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ وسلم نے صحابہ کے متعلق فرمایا اصحابی کا نجوم باہم اقتدریتما اصدیتما ترجمہ ار میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں جن کی بھی پیروی کرو گے راہ یاب ہو جاؤ گے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی تابعداری کرنا ہی صحیح راہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں احادیث اور صحابہ کرام کے اقوال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے

نمازِ جنازہ کے بعد دعا

نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے اسے ناجائز یا بدعت کہنا سراسر زیارتی اور اصول فقہ سے ناواقفی کی دلیل ہے اس سلسلے سے ملت کی صفوں میں افتراق و انتشار کی آگ بھڑکانا کسی ایسے شخص کو نزدیک نہیں دیتا جو شریعتِ اسلامیہ کے اسرار و معارف اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اصول فقہ

کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ مطلق کی تقلید کے لئے اسی پایہ کی دلیل ضروری ہے جس پایہ کا مطلق ہو اگر مطلق قطعی اور یقینی ہے تو اس کا مقید بھی قطعی اور یقینی ہونا چاہیے اس لئے اگر مطلق قرآن کریم کی کوئی آیت ہے تو اس کی تقلید کے لئے کوئی آیت یا حدیث متواتر پیش کرنی چاہیے محض قیاس سے اور قیاس بھی ایسا جس کی شرعی کوئی اساس نہ ہو اس کا مقید نہیں ہو سکتا بلکہ خبر واحد سے بھی اس کی تقلید نہیں۔ اب ارشاد خداوندی سماعت فرمائیے :-

فَاِذْ سَاَلْتَ عِبَادِيْ هِنِّيْ حَاتِيْ قَرِيْبٌ ط اَجِيْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذْ دَعَانِ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو ترجمہ فارسی میں کیا ہے اس کا ترجمہ اردو میں پڑھیں۔

ترجمہ ۱۔ یعنی جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں۔ تو میں بالکل اُن کے قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جس وقت بھی وہ مجھ سے دعا مانگیں (القرآن)

اسی آیت کے تحت مولانا محمود الحسن دیوبندی کا ترجمہ دیکھیں
ترجمہ ۱۔ اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو سو میں قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی جب مجھ سے مانگیں۔

اسی آیت کا ترجمہ مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کے معارف
القرآن میں دیکھیں۔

ترجمہ ۱۔ اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو سو میں
تو قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کو۔ جب مجھ
سے دعا مانگے۔

اسی آیت کا ترجمہ کنز الایمان میں الشاہ احمد رضا خان فاضل
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

ترجمہ ۱ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں
تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے
پکارے۔ اور اسی آیت کے تحت پیر محمد کرم شاہ صاحب زہری
سجادہ نشین بھیرہ شریف ضیاء القرآن میں ترجمہ کرتے ہیں۔

ترجمہ ۱۔ اور جب پوچھیں آپ سے رائے میرے حبیب، میرے
بندے میرے متعلق تو راہنہیں بتاؤ، میں دُان کے بالکل نزدیک
ہوں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی جب وہ دعا مانگتا ہے مجھ
سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

ترجمہ ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے
نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں یہ حدیث غریب
ہے (ترمذی شریف)

عن انس بن مالک عن انبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الدعاء مخ العبادۃ .

ترجمہ ۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے
(ترمذی شریف)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تَدْعُونَ اللَّهَ تَعَالَىٰ فِي لَيْلِكُمْ وَنَهَارِكُمْ فَاِنْ
ادعوا سلا ح مؤمن

ترجمہ ۱۔ رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہا کرو کہ دعا
مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (طبرانی شریف)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔

ان الله يحب الصالحين في الدعاء. ترجمہ ۱۔ بے شک
اللہ تعالیٰ بکثرت بار بار دعا کرنے والوں کو دوست
رکھتا ہے (طبرانی وغیرہ)

۱۔ علی حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں صحیح مسلم صحیح بخاری کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا لوگ چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعا و صلوة و ثنا میں مشغول تھے میں انہی دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔

جنازہ شریف کی طرف مخاطب ہو کر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے ملوں اور خدا کی قسم مجھے اُمید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَاصْلُوهُ الدُّعَا تَرْجَمُ ۱۔ یعنی بیت پر نماز پڑھ چکو تو اِخْلَاصُ کے ساتھ اس کے لئے دعا کرو۔ رَشْكُوۃ شَرِيفٌ،

صاحبِ مرقات جلد چہارم میں فرماتے ہیں قال ابن حجر

د صحۃ ابن حبان .

ترجمہ ۱۔ یعنی ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح فرمایا ہے . بیہقی میں ہے کہ مستطیل ابن حصین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازے پر نماز کے بعد دُعا مانگی .

قرآن مجید کے ترجموں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے اقوال سے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جس وقت بھی دعا مانگی جائے وہ کریم اس دعا کو قبول فرماتا ہے اس کی رحمت کا دروازہ ہر ایک کے لئے ہر وقت کھلا ہے وقت کی تخصیص اور پابندی نہیں کہ فلاں وقت دعا مانگنا جائز ہے اور فلاں وقت جائز نہیں جب اس کریم نے یہ اعلان فرما دیا کہ اس کے بندے جس وقت چاہیں اس کے حضور اپنی التجائیں پیش کریں اور اس کی بارگاہ میں دستِ دعا دراز کریں پھر کسی کو کیا سچی پہنچتا ہے کہ اپنی طرف سے قیدیں لگاتا پھرے اور اس کے بندوں کے لئے دعا مانگنے کا وقت مقرر کرتا رہے ہاں اگر کسی کے پاس کوئی ایسی آیت یا ایسی حدیث متواتر ہے جس میں یہ تصریح کی گئی ہو کہ نماز جنازہ کے بعد دعائے مانگا کرو تو وہ پیش کرے تو ہم اپنی گردن کو جھکائیں گے اور دُعا مانگیں گے .

بعض لوگ بے جا مطالبہ کرتے ہیں کہ ثابت کرو کہ حضور

پرفور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ کے بعد کبھی دعا مانگی ہو ان کا یہ مطالبہ ناروا ہے اور قواعد فقہ کے خلاف ہے کیونکہ جو مدعی ہو یہ اس کا کام ہے کہ کوئی دلیل پیش کرے کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہو اگر قی ہے جو دعویٰ کرتا ہے۔

جو دعا مانگنے سے ہمیں روکتے ہیں ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی متواتر۔ اگر متواتر نہیں مشہور اور اگر مشہور نہیں تو صحیح خبر واحد ہی پیش کریں جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ کے بعد دعا کو منع فرمایا ہو۔

حالانکہ اصول کے مطابق دلیل پیش کرنا ہماری ذمہ داری نہیں لیکن ہم آپ کے سامنے ایسی احادیث پیش کرتے ہیں جن میں آپ نے بعد از نمازِ جنازہ دعا مانگنے کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا بھی یہی معمول رہا۔ طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ جب غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا تو شیطان آپ کے پاس آیا اور آپ کے دل میں زندہ رہنے کی آرزو اور موت سے نفرت کے جذبات کو انگیزت کیا حضرت جعفر بن ابی طالب نے اسے جھڑکتے ہوئے فرمایا اَلَا اِنَّ حَسِيْنَ اسْتَحْكَمَ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ تَمِيْنِي الدُّنْيَا اے لعین اب جبکہ فرزند انِ توحید کے دل میں ایمان کی

جڑیں مضبوط ہو چکی ہیں کیا اب تو مجھے رُنیاسے محبت کرنے کی تلقین کرتا ہے پھر آپ بہادرروں کی طرح آگے بڑھے یہاں تک کہ جامِ شہادت نوش کیا حضور نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دُعا مانگی۔

استغفر والادنیاکم جعفر فاذہ شہید وقد
دخل الجنة وهو یطیر فیہا بجناحین من یاقوت
حیث شاء من الجنة۔

یعنی اپنے بھائی جعفر کے لئے مغفرت دُعا مانگو بے شک وہ شہید ہیں اور جنت میں داخل ہو چکے ہیں اور اپنے یاقوتی پروں کے ساتھ اڑتے ہیں جہاں چاہتے ہیں یہ حدیث متعدد کتب حدیث میں موجود ہے۔ اسی حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے بعد نمازِ جنازہ کے دُعا کی ہے اور صحابہ کرام کو بھی آپ نے فرمایا ہے ر حاشیہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم،

مشہور مورخ اسلام علامہ ابن ہشام المتوفی ۲۱۸ھ میں
قلیامات النجاشی صلی علیہ استغفر لہ وجداول ص ۳۸۴
جب نجاشی نے وفات پائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
پر نمازِ جنازہ پڑھی اور اس کے لئے دُعا مانگی یہاں
یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ نجاشی کی میت حبشہ میں تھی اور حضرت
جعفر نے موتہ کے میدان میں شہادت پائی۔ آپ ہمیں کوئی

مثال بتائیں کہ میت سامنے ہو اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی ہو جناب کے نزدیک تو اللہ تعالیٰ نے درمیانی پر سے اٹھا دیئے تھے اور ان کی میتیں حضور کے سامنے تھیں نبی کریم ان کے میت دیکھ رہے تھے اور آپ نے ان دونوں کے لئے دعائے مغفرت کی بدائع الصنائع میں موجود ہے۔

ولما مروى ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على جنازة فلما فرغ جاء عمرو معه قوم فاراد ان يصلى ثانيا فقال لهم النبي صلى الله على وسلم الصلاة للميت واستغفر له

ترجمہ: یعنی ہماری دلیل یہ حدیث ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھ ایک جماعت آ پہنچی آپ نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازے کی دوبارہ نماز نہیں پڑھی جاسکتی لیکن تم میت کے لئے دعا مانگو اور اس کی مغفرت طلب کرو۔ گویا میت سامنے موجود ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر کو ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہے اب نہ اس پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے

اور نہ دفن سے پہلے اس کے لئے دُعا مانگی جائز ہے حالانکہ
نبی کریم نے ایسا نہیں فرمایا اب ایک منصف مزاج آدمی خود ہی مفید
کرے کہ جس کام کا حکم نبی کریم علیہ السلام دیتے ہیں اور دیتے
بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہیں کیا وہ جائز
اور مسنون ہے یا بدعت اور گمراہی ہے۔

اب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو دیکھیں کہ انہوں نے
جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے یا نہیں۔

روى عن ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہم فاتتہما صلوٰۃ علی جنازۃ فلما حضرا
ما زاد علی الاستغفار لہ

ترجمہ: یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے ایک شخص
کی نماز جنازہ فوت ہو گئی جب وہ وہاں پہنچے تو اس کے لئے
دعاے مغفرت فرمائی رالمبسوط جلد دوم

عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فاتتہ الصلوٰۃ
علیہ فلا تبصوف بالدعا۔

ترجمہ: یعنی حضرت عبد اللہ بن سلام سے حضرت فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ فوت ہو گئی جب آپ
پہنچے تو آپ نے حاضرین کو کہا کہ اگر تم آپ کی نماز جنازہ
پڑھنے میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو تو آپ کے لئے

دعا مانگنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ والمبسوط
اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنازے کے بعد صحابہ کرام دعا
مانگنے والے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام نے انہیں کہا کہ مجھے
بھی پہنچنے دیں اور دعائے مغفرت میں مجھے بھی شرکت کا موقع
عطا کریں۔ کیا اس کے بعد بھی دعا مانگنے والے پر سب و شتم
کرنے والوں کو رحم نہیں آئے گا کہ اگر مسلمان صحابہ کرام کی سنت
پر عمل کرتے ہیں تو ان کو گمراہ بدعتی اور نامعلوم کن کن القاب
سے تعبیر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی آیات نبی کریم کے
فرمودات صحابہ کرام کے اقوال اور فقہاء کی عبارات پر عمل کی توفیق
بخئے

ایصالِ ثواب کا ثبوت

والذین جاؤ من بعدہا وہ جو ان کے بعد آئے
وہ یوں دعا کرتے ہیں
یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا
بالایمان۔

ترجمہ: جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بھی بخش دے

اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے۔ (القرآن)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اس مبارک فعل کو بطور امتحان و تعریف کے بیان فرما رہے ہیں کہ وہ بعد میں آنے والے مسلمان جہاں اپنے لئے دعائے بخشش کرتے ہیں وہاں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی دعائے بخشش کرتے ہیں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ جب ثابت ہو گیا کہ دعا عبادت ہے تو معلوم ہوا کہ زندوں کی عبادت یعنی دعا سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے اگر یہ نہ مانا جائے تو پھر مسلمان کا اپنے متوفی بھائیوں کے لئے دعائے بخشش کرنا فضول اور لغو قرار دیا جائے گا اور پھر یہ بھی کہنا پڑے گا کہ قرآن معاذ اللہ فضول اور لغو کاموں کو بطور تعریف و امتحان بیان کرتا ہے ثابت ہوا کہ زندہ مسلمان کا مردہ مسلمانوں کے لئے دعائے بخشش کرنا مردوں کے لغو بخشش اور رنج درجات کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا ذکر فرماتے ہیں رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي وَالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنین کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے ہیں اور اُس کے ارد گرد ہیں وہ ہماری تسبیح و تہجد کے ساتھ ساتھ

و یتغفرون للذین آمنوا

ترجمہ :- مومنوں کے دعائے بخشش بھی کرتے ہیں۔

ان آیات مقدسہ سے ثابت ہے کہ مومنین اور ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرنا جائز ہے اور وہ دعا ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اسی طرح اخاف کا مسک یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ہر نیک عمل کا ثواب دوسرے کو بخش سکتا ہے خواہ اس نیک عمل کا تعلق عبادت کی کسی قسم سے ہو۔ نماز، روزہ، تلاوت قرآن، ذکر، صدقہ، حج، عمرہ جو نیک عمل بھی وہ کرے اس کے بارے میں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر سکتا ہے کہ الہی اس کا ثواب فلاں شخص کو پہنچا اس بارے میں اتنی کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں کہ کوئی مسلمان ان کے انکار کی جرات نہیں کر سکتا۔

عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذامات الانسان يقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية وعلم ينتفع به او ولد صالح يدعوه (رواه مسلم)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اُس کے

عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین اعمال کے کہ ان کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا صدقہ جاریہ ایسا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر غور کریں۔ پہلے دو کام تو ایسے ہیں جن میں اس شخص کا بھی کچھ عمل دخل ہے لیکن ٹرکے کی دعا لڑنے کے کا اپنا فعل ہے اس سے بھی میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ لیرفع الدرجۃ للعبد

الصالح فی الجنۃ و یقول یا رب انی لی صدقۃ

فیقول باستغفار ولدک لک (رواہ طبرانی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں کسی عبد

صالح کے درجے کو بلند فرماتا ہے وہ بندہ پوچھتا ہے یا رب

میرا درجہ کیسے بلند ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے لڑکے تیرے

لئے استغفار کی اس کی برکت سے تیرا درجہ بلند ہوا۔

عن عبد اللہ ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ما المیت فی قبرۃ الا شبہ الخریق

المتخوث یتظر دعوۃ ملحقہ من اب و ام ادولہ

او صدیق ثقہ و انا الحقہ کانت احب الیہ من

الدنيا وما فيها فان الله يدخل على القبور من
دعاء أهل الارض امثال الجبال فان هدية
الاحياء الى الاموات الاستغفار لهما رواه
بيهقي والايبي

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں میت کی
مثال ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے جو فریاد کر رہا ہوتا ہے
اور اس چیز کا منتظر ہوتا ہے کہ اس کے باپ اس کی ماں یا لڑکے
یا باؤں دوست کی دعا سے پہنچے اور جب وہ دعا سے پہنچتی
ہے تو اس کی قدر منزلت اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے زیادہ
ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعاؤں کی برکت سے قبروں
پر رحمت کے پہاڑ بھیجتا ہے اور مرے ہوؤں کے لئے دوستوں
کا تحفہ یہ ہے کہ وہ ان کے لئے دعائے مغفرت کیا کریں۔

اس حدیث سے مردوں کا دعائے بخشش کا منتظر ہونا اور
زندوں کے لئے ہدیے، تحفے اور استغفار یعنی دعا و بخشش
کا اس کے لئے بہت ہی زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے رب العالمین
ہیں نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات پر غور و فکر کی توفیق عطا
فرمائے اور عمل کی طاقت بخشے۔

عن عائشة ان رجلا قال رسول الله ان احي
اقلنت نفسها لم توص واظنها لو تكلمت تصدقت

فہل لہما ان تصدقت عنہما قال نعمنا و متفق علیہا
 ترجمہ ۱۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں اچانک فوت
 ہو گئی اور کوئی وصیت نہ کر سکی میرا خیال ہے کہ اگر اسے بونے کا
 موقع ملتا تو وہ صدقہ دیتی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا
 اسے اس کا اجر ملے گا نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا بے شک
 عن انس سعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يقول ما من اهل بیت یموت منہم ویصدقون
 عنہ لیدموتہ الا اھدیٰ لہ جبرائیل علی طبق
 من نور ثما یقف علی شفیرا نقبر فیقول یا
 صاحب القبر الخبیق ہذہ صدیۃ اھدما
 ایک اھلک فاقبلھا فیدخل علیہ فیفرح
 بہا فیستبشر و یحزن حیرانہ الذین لا یھدی
 الیہم شیئاً رواہ طبرانی فی الأوسط

ترجمہ ۱۔ حضرت انس کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گھر سے فوت ہوتا
 ہے اور گھر والے اس کی طرف صدقہ کرتے ہیں تو جبرائیل امین نور
 کے تھال پر اسے رکھتے ہیں پھر اس کی قبر کے دہانے پر کھڑے
 ہو کر کہتے ہیں۔ اے گہری قبر کے رہنے والے یہ ہدیہ ہے جو
 تیرے گھر والوں نے تیری طرف بھیجا ہے تو اسے قبول کر۔ اس

کی خوشی اور مسرت کی کوئی حد نہیں رہتی اور اس کے پڑوسی جن کی طرف کوئی ہدیہ نہیں بھیجا جاتا وہ بڑے غمناک ہوتے ہیں۔

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من مر علی المقابر وقرأ قل هو اللہ احد عشر مرة وذهب

اجرة الاموات اعطى من الاجر بعد الاموات

درود ابو محمد السمرقندی

ترجمہ: ابو محمد سمرقندی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مرفوعہ نقل کی ہے کہ جو شخص قبرستان میں سے گزے اور گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر اہل قبرستان کو بخشے تو جتنے لوگ وہاں دفن ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر سورہ فاتحہ قل شریف اور اہل کفر و کفر کا اثر پڑھے پھر یہ کہے کہ اے اللہ میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس مقبرے کے مومن مردوں اور عورتوں کو بخشا ہوں تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی شفاعت کریں گے۔ درود ابو قاسم سعد ابن علی

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہوتا ہے اور سورہ یسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل قبور پر تخفیف کر دیتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زائرِ قبور کے لئے مستحب یہ ہے کہ جتنا اس سے ہو سکے قرآن پڑھے اور اہل قبور کے لئے دعا کرے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ نے اس پر نص پیش کی ہے اور تمام شافعی حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر قبر پر قرآن ختم کیا جائے اور بھی افضل ہے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انصار کا طریقہ تھا جب ان کا کوئی مر جاتا تو وہ بار بار اس کی قبر پر جاتے اور اس کے لئے قرآن پڑھتے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم قبرستان جاؤ تو سورہ فاتحہ اور یمون آخری قل پڑھو پھر اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ۔ وہ انہیں پہنچے گا۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان گیا میں نے دیکھا وہاں نور چمک رہا ہے میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ آواز آئی اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبروں والوں کو بھیجا ہے میں نے کہا تمہیں قسم ہے خدا کی مجھے بتاؤ کہ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے اس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اس نے وضو کر کے دو

رکعت پڑھیں اور ان دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں
والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی
اور نور بھیجا ہے اور ہماری قبروں میں کسادگی و فرحت پیدا فرمادی
ہے حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں

اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین
کو بخشتا۔ ایک رات میں نے نبی کریم کو خواب میں دیکھا فرمایا اے
مالک بن دینار بے شک اللہ نے تجھ کو بخش دیا جتنی مرتبہ تو نے
میری امت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اور اتنا ہی تیرے لئے ثواب
کیا ہے نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک مکان بنایا
ہے جس کا نام منیف ہے میں نے عرض کیا منیف کیا ہے فرمایا
جس پر اہل جنت بھی جھانکیں۔

حضرت حماد مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں مکہ
مکرمہ کے قبرستان میں گیا اور وہیں ایک قبر پر اپنا سر رکھ کر
سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ اہل قبور حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے
ہیں۔ میں نے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں
بلکہ ہمارے ایک مسلمان بھائی نے سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا
ثواب ہمیں بخشا ہے جس کو ہم ایک سال سے بانٹ رہے
ہیں (شرح الصدرا)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آر سے زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشیاں با ایصال
ثواب و تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن
و خوب امت با جماع علما۔

ترجمہ :- ہاں صالحین کی قبروں کی زیارت اور ان کی قبروں سے
برکت حاصل کرنا اور ایصال ثواب اور تلاوت قرآن دعائے
خیر تقسیم طعام و شیرینی سے ان کی مدد کرنا بہت ہی بہتر اور
خوب ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے و قادی عزیزیہ
قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام فقہا
کرام نے حکم کیا ہے کہ قرآن مجید پڑھنے اور اعتکاف کرنے
کا ثواب میت کو پہنچتا ہے امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد
بھی اس کے قائل ہیں اور حافظ شمس الدین بن عبد الواحد نے
فرمایا ہے کہ مسلمان قدیم سے شہر حج ہو کر مردوں کے لئے
قرآن خوانی کرتے ہیں پس اس پر اجماع ہے و تذکرۃ الہوتی و القیوم
امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یاروں اور
دوستوں کو کہہ دیں کہ ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ مرحوم کی خواجہ
محمد صادق کی روحانیت کے لئے اور ستر ہزار بار ان کی ہمیشہ مرحومہ
ام کلثوم کی روح کے لئے پڑھیں اور ستر ہزار کلمے کا ثواب
ایک کی روح کو اور ستر ہزار مرتبہ کلمے کا ثواب دوسرے کی
روح کو بخشیں۔ دوستوں سے فاتحہ اور دعا کے لئے التماس ہے

مردی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند تھذیب اناس
 میں لکھتے ہیں حضرت جنید کے کسی مرید کا زنگ بکا یک متغیر ہو گیا
 آپ نے سبب پوچھا تو بروحِ مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو
 روزِ خ میں دیکھتا ہوں حضرت جنید نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار
 کبھی کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمے کے
 ثواب پر وعدہ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں
 کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ
 نوجوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض
 کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں سو آپ نے اس پر یہ
 فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفے کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم
 ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفے سے ہو گئی۔

قرآن کریم کی آیات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 ارشادات صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اقوال فقہائے
 عظام اور اولیائے کرام کے فرمودات سے ثابت ہوتا ہے کہ
 ایصالِ ثواب کرنا قرآن مجید و احادیث کے عین مطابق ہے اس
 سے نیت کو بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور زندہ لوگ اپنے
 مرے ہوئے ساتھیوں کے لئے ایصالِ ثواب اور دعا کر کے
 اپنی مغفرت کا سامان بھی جمع کرتے ہیں اس طرح ان کے درجات
 کو بھی اللہ تعالیٰ بلند فرماتا ہے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ میت کی روح کو چالیس دن تک اپنے گھر اور مقامات سے خاص تعلق رہتا ہے جو بعد میں نہیں رہتا چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن پر چالیس روز تک زمین کے وہ ٹکڑے جن پر وہ خدا تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کرتا تھا اور آسمان کے وہ دروازے جن سے کہ اس کے عمل چڑھتے تھے اور وہ کہ جن سے اس کی روزی اترتی تھی روتے رہتے ہیں (شرح الصدور)

اسی لئے بزرگان نے چالیسویں روز بھی ایصالِ ثواب کیا کہ اب چونکہ وہ خاص تعلق منقطع ہو جائے گا لہذا ہماری طرف سے روح کو کوئی ثواب پہنچ جائے تاکہ وہ خوش ہو اور ان سب کی اصل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہد حضرت امیر حمزہؓ کے لئے تیسرے، دسویں، چالیسویں دن اور چھٹے مہینے اور سال کے بعد صدقہ دیا۔ (مجموعۃ الروایات حاشیہ خزائنہ الروایات)

توحید و شرک

شرک کے تین مرتبے ہیں .

۱. یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان جن شجر و حجر کو اللہ یقین کرنا ہی شرک اعظم ہے اور عہد جاہلیت کے مشرکین ہی شرک کیا کرتے تھے جیسا کہ سورۃ الصفات میں ان کے متعلق ہے .

و اذ قیل لهم لا الہ الا اللہ یتکبرون ویقولون

اِنَّا لَنارکوا لہتنا لشاعر محبون .

ترجمہ ، جب انہیں یہ بتایا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خدا نہیں تو تکبر کرتے اور کہتے کیا اس شاعر دیوانے کے کہنے پر ہم

اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں (القرآن)

۲. یعنی شرک کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ کسی کے متعلق یہ اعتقاد

رکھا جائے کہ وہ مستقل طور پر اور بذات اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی کام کر سکتا ہے اگرچہ اس شخص کو اللہ نہ مانتا ہو۔

۳. یعنی کسی کو عبادت میں شریک کرنا اور یہ ریا ہے اور یہ

بھی شرک کی ایک قسم ہے اب آپ انصاف فرمائیے کہ کوئی

مسلمان کسی کے متعلق خواہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوں

یہ اعتقاد رکھتا ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر وہ صاحبان جو

مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں اور وہ تمام آیات جو مشرکین مکہ اور کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں جن کے شرک کی کیفیت مذکور ہو چکی ہے سمجھے بے سمجھے مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ کیا انہیں خدا کا خوف نہیں۔ کیا وہ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے خوف نہیں رکھتے۔ کیا قیامت سے نہیں ڈرتے کہ ایک دن ہم نے اس خالق حقیقی کے سامنے حاض ہونا ہے وہ آیتیں جو بتوں کے متعلق نازل ہوئیں کچھ حضرات نے انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء صالحین کے متعلق لگا دیں۔

اب غور فرمائیں کہ مولانا مودودی تفہیم القرآن میں دورانِ تفسیر بیان کرتے ہیں۔

الذین یدعون من دون اللہ سے مراد انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء۔ صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معقدین داتا۔ شکل کشا۔ فریادرس۔ غریب نواز گنج بخش اور معلوم کیا کیا قرار قرار دیکر اپنی حاجت روائی کے لئے پکادنا شروع کرتے ہیں اب آپ غور فرمائیں اور مولانا کی تفسیر بالرائے دیکھیں۔

حالانکہ جمہور مفسرین کے نزدیک والدین یدعون من دون اللہ سے مراد ان کے بت ہیں کہ جن کو وہ تادرنہ اور داتا حبان کر پستش کرتے تھے اور جلالین میں بھی من دون اللہ

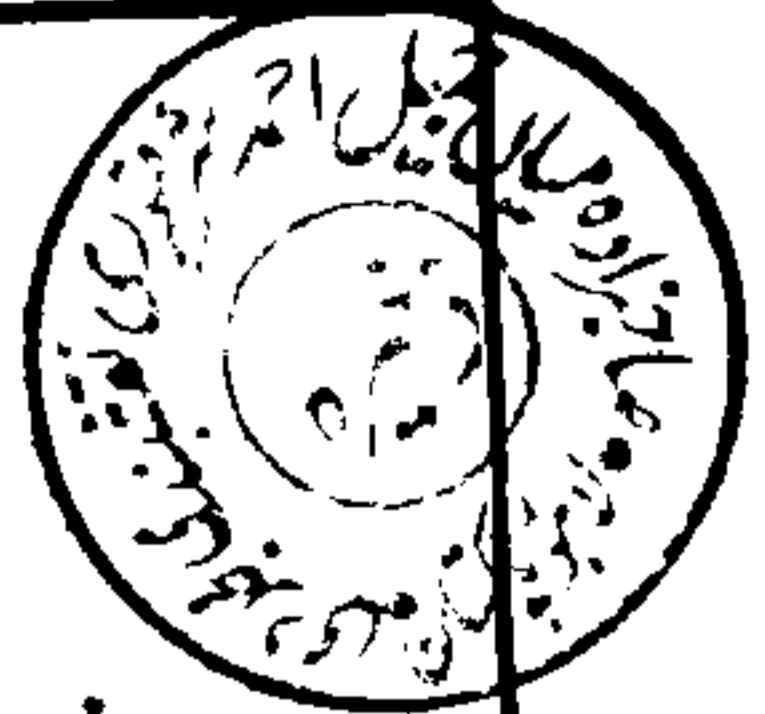
سے مراد وہم الاضنام ہیں تفسیر کبیر میں اس جملے کی شرح
یوں کی ہے۔

فَاعْلَمِ أَنَّهُ تَعَالَىٰ وَصَفَ هَذِهِ الْأَضْنَامِ

بِصِفَاتٍ كَثِيرَةٍ .

پھر ان کے بتوں کی قدرت کو یوں باطل کرتا ہے لا یخلقون
شیئاً و ہم یخلقون کہ وہ کوئی چیز بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود
پیدا کئے جاتے ہیں شگ تراش ان کو گھر گھر کر بناتے ہیں زندگی
کا بطلان یوں کرتا ہے اموات غیر احویات کہ بے جان ہیں
حس و حرکت بھی نہیں ان کے علم و دانائی کو یوں باطل کرتا ہے
و ما یشعرون کہ انہیں جو ضروری بات ہے وہ بھی معلوم نہیں
کہ انسان مر کر کب زندہ ہوں گے پھر جب یہ تینوں باتیں نہیں تو ان
کی خدائی کیسی اور ان کی عبادت لغو اور بے فائدہ ہے اس لئے خداوند
تعالیٰ نے فرمایا اَلْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاٰحَدٌ كَمَا خَلَقَ اللّٰهُ
ہے مخالفین ان دلائل توحید سے بند ہو جاتے تھے اور دل میں
بھی سمجھتے تھے مگر قوم کی رسم و عادت سے ان کی پرستش نہیں چھوڑتے
تھے دل میں توحید نہیں سماتی تھی اور نہ ان کو تکبر منجمبر علیہ السلام کی پیروی
کی اجازت دیتا تھا۔ رب کائنات ان کند ذہن صاحبان کے ذہنوں کو
درست کرے جو مشرکین مکہ اور کفار عرب پر نازل شدہ آیات مسلمانوں
پر لگا کر شرک کے فتوے دیتے ہیں۔

تعارف مدرسہ



جامعہ انوار الاسلام غوشیہ رضویہ ضلع چکوال کی ایک معروف دینی دہرگاہ ہے جس کا قیام ۱۹۷۲ء میں عمل میں لایا گیا ابتدائی طور پر جامعہ میں قرآن پاک کی تعلیم یعنی حفظ و ناظرہ کا بندوبست کیا گیا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ادارے میں درسِ نظامی، تجوید و قرأت اور شعبہ دارالتصنیف کا اجراء بھی کر دیا گیا نیز طلباء کے لئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کا بھی بندوبست کیا گیا۔ جامعہ ندیا میں، کے قریب بیرونی طلباء اور ۳۰۳ متعانی طلباء رہائش پذیر ہیں جن کی جملہ ضروریات مثلاً کتب، علاج، خور و نوش اور رہائش کی تمام تر ذمہ داری جامعہ ہذا کے سر ہے جامعہ ندیا میں تعلیم و تدریس کے لئے چھ مہنایت قابل اساتذہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں علاوہ ازیں بچیوں کی تعلیم کے لئے مدرسہ البنات بھی قائم ہے جس میں ۷۰ کے قریب بچیاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کر رہی ہیں بچیوں کی تعلیم و تدریس کے لئے ایک معلمہ کو بھی تعینات کیا گیا ہے۔

جامعہ ہذا کے زیر اہتمام ہر سال مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کرائی جاتی ہے جس میں ملک کے نامور مشائخ عظام اور علمائے کرام شرکت فرماتے ہیں آپ حضرات سے التماس ہے کہ اس ادارے کی مالی امداد فرما کر خدا کے حضور اپنے درجات بلند کریں۔ (ادارہ)

<http://t.me/Tehqiqat>

<http://t.me/Tehqiqat>

گلستانِ پولیسِ جناح مارکیٹ سرگودھا

<http://t.me/Tehqiqat>

گلستانِ پولیسِ جناح مارکیٹ سرگودھا